ملک نواز اعوان صاحب: علمی خدمات

محمد دین قاسمی صاحب کا مکتوب

مدیر محترم! اکتوبر کا شمارہ نظر سے گزرا۔ قرضاوی صاحب کے بارے میں آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ میرے لیے نئے انکشافات ہیں۔ تازہ شمارے میں آپ نے محترم ملک محمد نواز اعوان صاحب کا ذکر بھی ان لوگوں میں کیا ہے جو لوگوں میں شوقِ مطالعہ بڑھانے کے لیے، دینی کتب کی بلا معاوضہ تقسیم و ترسیل کی خاموش مگر حیرت انگیز خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ملک صاحب کا مجھ پر بھی احسان ہے۔ میرے سینے میں دبے ہوئے ذوقِ مطالعہ کو اجاگر کرنے اور پھر اسے مسلسل متحرک رکھنے کے لیے ان کی خدمات کا بہت بڑا داخل ہے۔ کیونکہ میں نے ان کی فراہم کردہ کتب کو محض اپنی الماری کی زینت نہیں بنایا بلکہ اثراتِ مطالعہ کو دوسروں تک وسیع کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ میں نے جناب عمر احمد عثمانی صاحب کے تجدد پسندانہ نظریات پر مشتمل، سلسلۂ فقہ القرآن کی تیسری جلد کی تردید میں ''قرآن اور عورت'' نامی کتاب جو تصنیف کی تھی۔ وہ محترم ملک صاحب ہی کی فراہم کردہ کتبِ عثمانی کا نتیجہ تھی۔ میرے پاس طلوع اسلام کی فائل از ابتداء تا وفاتِ پرویز تک موجود ہے۔ یہ فائل بھی محترم ملک صاحب ہی نے فراہم فرمائی تھی اور میں نے اس پوری فائل کا ایک ایک حرف کا مطالعہ کیا ہے اور یہی مطالعہ پرویز صاحب کی تردید میں میرے پی ایچ ڈی کے مقالہ کا محرک بنا ہے۔ اس فائل اور کتبِ پرویز کے مطالعہ کی بدولت میں پرویز صاحب کا اس قدر مطالعہ کر چکا ہوں کہ اس کے کسی کٹر سے کٹر معتقد اور عقیدت مند نے بھی نہ کیا ہوگا۔ گزشتہ سال حج کی سعادت پا کر میں واپس آیا تو ایک کتاب اڑھائی تین ہفتوں میں بعنوان ''جناب غلام احمد پرویز اپنے الفاظ کے آئینہ میں'' لکھ ڈالی۔ یہ کتاب آج کل طباعت کے مرحلہ سے گزر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ''پرویزی نظام ربوبیت پر ایک نظر'' کا مسودہ بھی بہت حد تک کتابت ہو چکا ہے۔ ایک اور تصنیف ''ابن مریم اور طلوع اسلام'' بھی تقریباً مکمل ہے۔ اس کا آخری باب اور حرف اول و آخر لکھنا باقی ہے۔ مستقبل میں ایک اور ضخیم کتاب ''تحریک طلوع اسلام اور تحریک اسلامی'' لکھنے کا منصوبہ بھی بنا چکا ہوں اور یہ سب کچھ قطعی ناممکن تھا اگر محترم

ملک صاحب بذریعہ فراہمی کتب مجھ پر مہربانی نہ فرماتے۔ اس لیے دل میں ان کی از حد قدرو منزلت ہے۔ لیکن پھر معاشی اور ملازمانہ مجبوریوں کے باعث ملک صاحب سے رابطہ قائم نہ رہ پایا اور میں جناب نواز صاحب کی مزید نوازشات سے محروم ہوگیا۔ انھیں میری طرف سے نیازمندانہ سلام عرض کیجیے۔ میرا ارادہ ہے کہ کسی وقت کراچی کا چکر لگاؤں تاکہ آپ سب دوستوں کی زیارت کی سعادت پاسکوں۔

[ملک نواز صاحب کے بارے میں محمد دین قاسمی صاحب کے مختصر خیالات سے ملک نواز اعوان کی ہمہ گیر، جامع الصفات، صاحب کمالات شخصیت کی ایک جھلک سامنے آتی ہے۔ بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت پاکستان میں صرف دو افراد ایسے ہیں جو ہر قدیم اور جدید کتاب سے بخوبی ہواقف ہیں۔ لاہور کے شبیر میواتی اور کراچی کے نواز اعوان۔ دونوں عبقری مطالعے کے معاملے میں جناتی صفات اور خصوصیات کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بزرگوں کو غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ صرف پڑھتے نہیں ہر اہل علم کو یہ کتابیں پڑھاتے بھی رہتے ہیں۔ محترم مشفق خواجہ اور مرحوم ضمیر نیازی تک ملک نواز اعوان کی نوازش و عنایات سے مستفید ہوتے رہے۔ پروفیسر سلیم مرحوم کی معرکۃ الآراء کتاب تاریخ فن کتابت اور راشد شیخ کی فن کتابت پر مرتبہ کتاب بھی ملک نواز اعوان کے تعاون اور رہنمائی کے بغیر طباعت کے مرحلے سے نہ گزر سکتی۔ ملک صاحب سالہا سال تک آئین کراچی سے مرتب کر کے بھیجتے رہے، آئین کی تمام خصوصی اشاعتیں ملک صاحب کے مطالعے کا اعجاز تھیں۔ فن خطاطی سے ملک صاحب کو خصوصی شغف ہے۔ اس فن کی کتابیں دنیا بھر سے جمع کرتے ہیں اور کئی کئی بوریاں کتاب اصحاب علم میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہم نے فن خطاطی پر خصوصی اشاعت کا ارادہ کیا تو ملک صاحب نے دو ہزار صفحات کا ذخیرہ ہفتوں میں فراہم کر دیا۔ برعظیم پاک و ہند سے لے کر یورپ اور مشرق وسطیٰ تک شائع ہونے والی کتابوں پر اور خصوصاً فن کتابت سے متعلق لوازمے پر ملک صاحب کی نظر ہے۔ وہ فریج اور ایئرکنڈیشنڈ کا کام کرتے ہیں لیکن ذوق علمی رکھتے ہیں۔ کاروبار نہایت وسیع ہے لیکن تمام آمدنی ادیبوں، محققوں کی مالی امداد اور کتابوں کی تقسیم و ترسیل میں صرف کر دیتے ہیں۔ ملک صاحب باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا چند لمحوں کے لیے دنیا کے آلام و مصائب بھول جاتا ہے۔ حاضر جوابی میں خاص ملکہ ہے اسے ایسے نکتے پیدا کرتے ہیں کہ طبیعت عش عش کر اٹھتی ہے۔ جاوید احمد غامدی صاحب کے حلقے سے وابستہ ایک صاحب نے بتایا کہ غامدی صاحب کا اجتہاد یہ ہے کہ پاکیزہ کلام موسیقی پر سنا جاسکتا ہے۔ اس سے سفلی جذبات نہیں بھڑکتے۔ اعوان صاحب کا برجستہ سوال یہ تھا کہ کیا قرآن حکیم طبلے سارنگی پر گایا جاسکتا ہے؟ استدلال یہ تھا کہ کلام پاک سے زیادہ پاکیزہ کلام کوئی نہیں ہوسکتا۔ غامدی صاحب کے مرید اس سوال پر بھونچکے ہوگئے۔ ایسے صاحب کمال بے غرض، بے لوث مخلص لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا وجود زندہ معاشروں کی اساس ہوتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک اعوان صاحب کے علم، عمر صحت، ایمان، ہمت اور حوصلے میں برکت عطا فرمائے۔

ساحل دسمبر ۲۰۰۵ء